

خُدا کی اپنی قوم کی یادگاری

نمبر 3441

ایک خطبہ

بروز جمعرات، 14 جنوری 1915 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ اسپرژن کی معرفت

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیونگٹن میں ارشاد ہوا

”دیکھ، میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کر لیا ہے۔“

یسعیاہ 16:49

آج سے آٹھ برس کچھ زیادہ عرصہ ہوا، میں یاد کرتا ہوں کہ انہی الفاظ سے میں نے تمہیں خطاب کیا تھا۔ تم وہ خطبہ مطبوعہ سلسلہ مواظ میں پا سکو گے [دیکھو خطبہ نمبر 512 — ”شہد کی ایک بیش قیمت بوند“]۔ لیکن ایسا متن کہ جس کی تکرار سینکڑوں بار کی جا سکے، اُس کو ختم کرنا محال ہے۔ اور اگرچہ ہم کسی قدر یکساں افکار کے گرد گردش کریں، تب بھی جو خیال اس میں پوشیدہ ہے وہ اتنا بیش بہا ہے کہ ہماری پاکیزہ عقل کو یاددہانی کے ذریعے بیدار کرنا از حد مفید ہو گا۔

یہ خیال کہ شاید خُدا ہمیں فراموش کر دے، خُدا کے کسی فرزند کے لیے نہایت ہی ہولناک تصور ہو گا۔ جہاں تک شریروں کا تعلق ہے، اُن کو اس بات کی کچھ پروا نہیں کہ خُدا اُن کے بارے میں سوچتا ہے یا نہیں۔ وہ اُس کے لیے کچھ نہیں، اور نہ ہی انہیں اس بات کی فکر ہے کہ آیا وہ اُس کے لیے کچھ ہیں یا نہیں۔ مگر ایماندار کی حالت بالکل اور ہے۔ وہ کسی بڑی آفت کا تصور نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ اُس کا خُدا اُسے بھول جائے۔ وہ جانتا ہے کہ اُس میں بہت سی وجوہات پائی جاتی ہیں کہ خُدا اُسے فراموش کر دے، اور اگرچہ وہ تمام وجوہات خُدا کے وعدوں کے وسیلہ سے دب چکی ہیں، تو بھی ایسے وقت آتے ہیں جب وہ اس کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

مثلاً، ایماندار اپنے آپ کو کس قدر حقیر سمجھتا ہے۔ اُسے ہمیشہ اس پر تعجب رہتا ہے کہ خُدا نے کبھی اُس کو یاد فرمایا۔ جیسے داؤد نے کہا کہ جب وہ آسمانوں پر غور کرتا ہے، خُدا کی انگلیوں کے کاموں پر، چاند اور ستاروں پر جو خُدا نے قائم کیے، تو ”وہ کہتا ہے:“ انسان کیا ہے کہ تو اُس کا خیال رکھے؟ اور آدم زاد کیا ہے کہ تو اُس کی خبر گیری کرے؟

شریر آدمی اپنی بڑائی کے گمان میں مبتلا ہے، لیکن ایماندار اپنے حال کی نہایت پست قدردانی رکھتا ہے، اور اسی لیے وہ تعجب کرتا ہے کہ خُدا نے کبھی اُسے یاد فرمایا، اور بسا اوقات وہ اندیشہ کرتا ہے کہ کہیں وہ اُسے بھول نہ جائے۔ اسی طرح ایماندار اپنی نااہلیت سے آگاہ ہے۔ وہ اپنی فطری گناہگاری سے کچھ واقف ہے۔ وہ اپنی جوانی کے گناہوں کو یاد کرتا ہے، اپنی پہلی خطاؤں کو—اور وہ دیکھتا ہے کہ اب بھی وہ اپنی روزمرہ زندگی میں گناہ سے پاک نہیں—اور بسا اوقات اپنے دل میں کہتا ہے: ”اگر خُدا میرے ساتھ میرے اعمال کے موافق معاملہ کرے، تو وہ ضرور مجھے بے ایمانوں کے ساتھ نصیب ٹھہرائے، مجھے رد کرے اور ہمیشہ کے لیے مجھ سے منہ پھیر لے۔“

ہاں، اور جب وہ اپنی ناشکری کو یاد کرتا ہے—کہ خُدا کی بہت سی نعمتوں کے لیے اُس نے کیسی کم قدری دکھائی—اور جانتا ہے کہ ناشکری میں کیسی تلخی ہے، اور یہ کس قدر زخمی کرتی ہے اُس دل کو جو مہربانی کرے، تب وہ بعض اوقات تعجب کرتا ہے کہ خُدا نے اب تک اپنے ناشکر گزار بندے سے منہ کیوں نہ موڑا، اور یہ کیوں نہ فرمایا: ”تو میری نیکی کو یاد نہیں کرتا۔ تو اُس کا بدلہ ایسی بے قدری سے دیتا ہے کہ اب میں تجھے کبھی یاد نہ کروں گا۔ میری رحمت کی ندیاں خشک ہوں گی اور میرے فضل کی روشنی ہمیشہ کے لیے تجھ سے چھن جائے گی۔“

اے میرے بھائیو! اگر کسی بھی سبب سے خُدا ہمیں بھلا دے تو ہمارا کیا بنے؟ شاید ہم یہ بوجھ برداشت کر لیں کہ دنیا میں سب سے عزیز دل جو ہمارے قریب ترین رشتہ دار کے سینہ میں دھڑکتا ہے، وہ بھی ہمیں بھول جائے—یہ یقیناً بڑی کڑواہٹ ہو گی کہ جسے ہم دوست سمجھتے تھے، وہ بہودادہ نکلے—مگر تمام دنیوی محبتیں جاتی رہیں، پر خُدا ہمیں ہرگز نہ بھولے۔

اگر موت ہمارے گھروں میں آ جائے، یا بیماری ہمیں بستر سے لگادے، یا کوئی آفت ہماری زمینی آسائشوں کو چھین لے، تو سب کچھ چلا جائے مگر خُدا ہمیں یاد رکھے۔ ہم ایوب کی طرح کوڑے کرکٹ پر بیٹھ کر اپنے زخم کھرچ لیں، پر خُدا ہمیں کبھی نہ بھولے—یہی ہماری سب سے بڑی آرزو ہے۔ خُدا کا فراموش کرنا تو گویا جہنم ہو گا۔

اے خُدا! ہمارے دل ایمان کے ساتھ شادمان ہوں کہ یہ آفت ہم پر کبھی نہ آئے گی۔ اور یہ متن ہر اُس خوف کو دور کرے جو کسی بھی ایماندار کے دل میں کبھی ابھرا کہ کہیں وہ خُدا کی یاد سے نکل نہ جائے۔ یہ متن اسی حالت کو دور کرنے کے لیے ہی دیا گیا تھا، کیونکہ یوں مرقوم ہے: ”کیا کوئی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول سکتی ہے کہ اپنے بطن کے فرزند پر رحم نہ

کرے؟ ہاں، وہ بھول جائیں، تو بھی میں تجھے نہ بھولوں گا۔” اور یہاں اس کا سبب بیان ہے: ”دیکھ، میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کر لیا ہے۔“

پس، اے بھائیو! خُدا کے روح کی مدد سے ہم اس الہی یادگاری پر غور کریں گے۔ ”میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کر لیا ہے۔“ پھر نہایت اختصار سے ہم دیکھیں گے کہ اس الہی یادگاری کا نتیجہ کیا ہے۔ اور آخر میں ایک شخصی تامل کریں گے اس ”الہی یاد کے مقصود پر۔“ میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کر لیا ہے۔

## I

### الہی یادگاری :

ہمارے سامنے یہاں ایک استعارہ پیش ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ خُدا کے لیے اپنی قوم کو فراموش کرنا ناممکن ہے: ”دیکھ، میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کر لیا ہے۔“

میں ہر ایک تشریح کے لیے ایک یاددہانی کا لفظ دوں گا۔  
پہلا لفظ ہے حاضر۔

جب کوئی شے ہمارے دل و دماغ میں تازہ اور موجود ہوتی ہے، اور ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے جانیں کہ وہ کس قدر ہمارے ذہن کے قریب ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ ”وہ میری انگلیوں کی پوروں پر ہے۔“  
میں کسی سے کہتا ہوں، ”میں تجھے نہ بھولوں گا۔ میں تجھے ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔ تیرا نام، تیرا حال، اور تیرا کاروبار میری ”انگلیوں کی پوروں پر ہے۔“  
ہر شخص جانتا ہے کہ اس اظہار کا مفہوم کیا ہے۔  
یہ ایک حاضر یادگار ہے۔

لیکن یہاں جو مثال دی گئی ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ حسین ہے:  
”تو میرے لیے اتنا ہی نزدیک ہے گویا میں نے تجھے ہمیشہ اپنی ہتھیلیوں پر رکھا ہوا ہو۔“  
وہ شے جس سے میں تجھے یاد کرتا ہوں، وہ میرے قریب ترین ہے۔

ایک عزیز دوست نے مجھے بتایا کہ جب وہ مشرق میں سفر کر رہا تھا، اُس نے بارہا لوگوں کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے محبوبوں کی تصویر اپنی ہتھیلیوں پر بنوا رکھی تھی۔  
”میں نے اُس سے پوچھا، ”کیا وہ مٹ نہ جاتی تھی؟“  
اُس نے کہا، ”ہاں، بعض اوقات مٹ جاتی تھی، لیکن اکثر وہ گود کر گہری کھودی جاتی تھی، یہاں تک کہ جب تک ہاتھ باقی رہتا،“ اُس پر اُس دوست کی تصویر بھی باقی رہتی۔  
مشرقی فن کامل نہ تھا، مگر اُس کی صورت ہاتھوں پر بنی رہتی تھی تاکہ ہمیشہ دیکھی جا سکے۔  
کسی کو یہ نہ کہنا پڑتا، ”دوڑ کر تصویر لے آؤ، یادگار دکھاؤ“۔ وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ حاضر رہتی تھی۔  
اسی طرح خُداوند یسوع کی قوم ہمیشہ اُس کے سامنے حاضر ہے۔  
وہ سر ہے، اور وہ اُس کے اعضا۔  
اعضا کبھی سر سے دور نہیں ہوتے۔  
وہ چرواہا ہے، اور وہ بھیڑیں۔ اور خبردار چرواہا خطرہ کے وقت اپنی بھیڑوں سے دور نہیں ہوتا۔  
مسیح اپنی کسی قوم سے کبھی دور نہیں، اور اسی لیے اُن کی یاد اُس کے لیے دشوار نہیں۔  
وہ اُن کی یاد کو اپنی ہتھیلیوں میں رکھتا ہے۔ ہمیشہ اُس کے ساتھ حاضر۔  
پس ہرگز اس بات کا خوف نہ ہو کہ وہ اُنہیں بھلا دے گا۔

اگلا خیال اس استعارہ سے یہ نکلتا ہے جسے میں یاد رکھنے کے لیے لفظ پائیدار سے تعبیر کروں گا۔  
جیسا کہ میں نے کہا، ہاتھوں پر جو نقش بنتا تھا، اُس کا مقصد یہ تھا کہ وہ باقی رہے۔ جب تک آدمی جیتا رہے۔  
اگر تو اپنے دوست کا نام نیلم پر کھودے تو ہو سکتا ہے وہ کھو جائے۔  
اگر تو کسی چٹان پر لکھ دے تو چٹان بھی ریزہ ریزہ ہو جائے۔  
تو دنیا کی سب سے قیمتی اور مضبوط چیز پر اپنے دوست کی یادگار بنا لے، پھر بھی وقت کے ساتھ وہ مٹ سکتی ہے۔  
لیکن جب مسیح فرماتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کے نام اپنی ہتھیلیوں پر لکھے ہیں، تو اگر وہ خود باقی رہے گا تو اُن کی یاد بھی ہمیشہ باقی رہے گی۔

جب تک یسوع جیتا ہے، وہ اپنی قوم کی یاد اپنے ساتھ رکھے گا۔  
یہ تصور کرنا بھی محال ہے کہ مسیح کے ہاتھ نہ ہوں۔ اور جو ان ہاتھوں پر گہرا کھودا ہوا ہے، وہ کبھی مٹ نہ سکے گا، بلکہ ہمیشہ اُس کے قریب رہے گا۔

اے مسیحی، سوچ کہ تُو کبھی خُدا کی یاد سے محو نہ ہو گا  
 نہ تیرے غم کی تاریک ترین رات میں، نہ تیری شک و شبہ کی راہوں میں، نہ ہی تیری کمزوری کے ایام میں—تُو کبھی نہ  
 بھلایا جائے گا، اور کبھی نہ بھلایا جائے گا۔  
 اگر تُو بڑھاپے کی کمزوری تک جیے، وہ تجھے اُٹھائے رکھے گا۔  
 اگر تُو طویل مدت تک اُس بستر پر پڑا رہے جہاں تیرے دکھ کے گواہ بہت کم ہوں، وہ تجھے پھر بھی یاد رکھے گا۔  
 اگر تُو کسی دور دیس میں جا بسے، اُن سب سے دور جن سے تُو محبت کرتا ہے، پھر بھی وہ تیرے قریب ہو گا۔  
 زمانہ اپنی گردش پوری کر لے، انجام کو پہنچے، پھر بھی مسیح تجھے بھول نہ پائے گا۔  
 اور اُس ابدیت میں جو دنیا کے جلنے اور بنی آدم کے انصاف میں آئے گی، اُس کی ہتھیلیوں پر کھدی یادگار اُسی طرح قائم رہے  
 گی، اور تُو اُس خُداوند کے دل میں محفوظ رہے گا جس نے تجھ سے اُس وقت محبت کی تھی جب زمین ابھی پیدا نہ ہوئی تھی۔  
 حاضر اور پائیدار ہے وہ یادگار جو مسیح اپنی قوم کی بابت رکھتا ہے۔

ہم نے حال میں غیر معمولی تعداد میں قوس قزح کو آسمان پر دیکھا، اور مجھے اقرار ہے کہ قوس قزح کو دیکھ کر میرا دل  
 مسرور ہوتا ہے۔  
 یہ عہد کی یادگار ہے۔  
 مجھے اُسے دیکھنا اچھا لگتا ہے۔  
 لیکن اُس سے بڑھ کر یہ بات مجھے تسلی دیتی ہے کہ خُداوند فرماتا ہے  
 ”قوس ابر میں ہو گی، اور میں اُس پر نگاہ کروں گا تاکہ ابدی عہد کو یاد رکھوں۔“  
 مجھے راحت ملتی ہے کہ میں خُدا کی وفاداری کی نشانی کو دیکھ سکتا ہوں، مگر اُس سے کہیں بڑھ کر یہ تسلی ہے کہ خُدا  
 خود اُسے دیکھتا ہے—اُس کی نظر اُس پر ہے۔

اگر میں اسرائیلی ہوتا، تو مجھے خوشی ہوتی کہ اپنے گھر کی چوکھٹ اور دروازے کے دونوں بازوؤں پر چھڑکا ہوا خون دیکھتا  
 —اور میں جانتا کہ میں محفوظ ہوں۔  
 مگر اُس سے بڑھ کر کیا بات ہے؟  
 کلام میں یوں فرمایا ہے  
 ”جب میں اُس خون کو دیکھوں گا تو تجھ پر سے گزر جاؤں گا۔“  
 یہ خُدا کی اُس خون پر نظر تھی جس نے بچایا۔

اسی طرح یہاں بھی مسیح اپنی ہتھیلیوں پر نظر کرتا ہے—وہ یادگار دیکھتا ہے—ہمیشہ دیکھتا ہے۔  
 اور اُسے دور دیکھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اُس کے ہاتھ اُس کے وجود سے جدا نہیں—بلکہ اُس کا ہی حصہ ہیں۔  
 وہ اپنی ذات پر ہی وہ یاد اُٹھائے پھرتا ہے—اپنی سب قوم کی دائمی یاد۔  
 پس اے عزیزو، تسلی پاؤ اور گمان نہ کرو کہ تم اُس کی نظر سے اوجھل ہو۔

تیسرا لفظ ہے شخصی۔  
 حاضر، دائمی، اور شخصی۔  
 ”میں نے تجھے دفتر میں نہیں، بلکہ اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کیا ہے۔“  
 —اس کا مفہوم یہ ہے—میں اُسے مختصر اور جامع لفظوں میں بیان کرتا ہوں  
 کہ مسیح اپنے آپ کو اتنا ہی جلد فراموش کر سکتا ہے جتنا اپنی قوم کو۔  
 اُس نے اُن کو اپنی ذات پر کندہ کر رکھا ہے۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر—اُس نے اپنی ذات کے ساتھ انہیں ایسی حیات آفرین اور ناقابلِ محو رفاقت میں لے لیا ہے کہ جس جان  
 کو اُس نے اپنے خون سے خریدا، اُس کو بھولنا اُس کے لیے اپنے آپ کو بھولنے کے برابر ہو گا۔  
 ماں اپنے بچے کو نہیں بھولتی، کیونکہ اُن میں گہرا رشتہ ہے۔  
 سر اپنے اعضا کو نہیں بھولتا، کیونکہ اُن کا تعلق اُس سے اور بھی زیادہ گہرا ہے۔  
 میری انگلی کو اپنے سر سے کہنے کی حاجت نہیں کہ ”میں دکھ میں ہوں“—جب کسی عضو میں تکلیف ہو تو اُس کو قاصد بھیج  
 ”کر پیغام دینے کی ضرورت نہیں کہ“ ”مجھے یاد رکھ، میں درد میں ہوں۔“  
 نہیں، سر جانتا ہے کہ وہ عضو اُس کا حصہ ہے، اُس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

اور مسیح کو اپنی قوم سے شخصی رفاقت اور تعلق ہے۔  
 اے مبارک خیال

تُو مسیح کو ہر خزانے سے بڑھ کر عزیز ہے، کیونکہ تُو اُس کے گوشت اور اُس کی ہڈی سے ہے۔

یہی وہ سبب ہے — یہی ایک سبب جو کلام میں بتایا گیا ہے — شوہر اور بیوی کی محبت کا، کیونکہ عورت آدم سے نکالی گئی تھی، اور وہ اُس کی ہڈی کی ہڈی اور گوشت کا گوشت ہے۔ اور جب ہمارا دوسرا آدم موت کی نیند سویا، تو خُدا نے اُس کے پہلو سے اپنی کلیسیا کو نکالا — اور کلیسیا مسیح کی ہڈی کی ہڈی اور گوشت کا گوشت ہے۔ وہ اُسے بھول نہیں سکتا۔

وہ اُس پر ایسی محبت کی نگاہ کرتا ہے جو کبھی بدل نہ سکتی اور کبھی سرد نہ ہو سکتی۔

اگلا لفظ جسے میں پیش کروں گا، وہ ہے دردناک۔  
 ”میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کیا ہے۔“  
 مجھے اجازت ہو کہ اُسے اپنے نجات دہندہ کے ہاتھوں کی مثال سے واضح کروں۔  
 اے میرے یسوع! تیرے ہاتھوں میں یہ زخم کیا ہیں؟  
 یہ مقدس نشانات، یہ دکھ کے نشانات کیا ہیں؟  
 کھودنے کا اوزار وہ کیل تھا، جسے ہتھوڑے نے تھاما۔  
 اُسے صلیب پر جڑا جانا پڑا تاکہ اُس کی قوم فی الحقیقت اُس کی ہتھیلیوں پر کندہ ہو۔

یہاں بہت سی تسلی ہے۔  
 ہم جانتے ہیں کہ جو شے آدمی نے بڑی مشقت سے پائی ہو، اُسے وہ بڑی مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔  
 بوڑھے یعقوب نے اُس حصے کو بہت عزیز رکھا جو اُس نے عموری کے ہاتھ سے تلوار اور کمان سے لیا تھا۔  
 اور مسیح بھی اُس کو بہت عزیز رکھتا ہے جسے اُس نے بڑی قیمت سے جیتا۔  
 اے خُدا کے فرزند، تُو مسیح کو اتنا مہنگا پڑا ہے کہ وہ تجھے بھول نہ سکے۔  
 وہ ہر اُس دکھ کو یاد رکھتا ہے جو اُس نے گتسمنی میں سہا، اور ہر اُس کراہ کو جو اُس نے صلیب پر تیرے لیے کی۔  
 اُس کی ہتھیلیوں پر کندہ یاد اُسے ہمیشہ وہ قیمت یاد دلاتی ہے جو اُس نے تیری رہائی کے لیے چکائی۔

اے عزیز، تیرے پاس اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ مسیح تجھے یاد رکھتا ہے؟  
 اس بات کو دل میں محفوظ رکھ۔

آخری لفظ ہے عملی۔  
 ”میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کیا ہے۔“  
 :گویا خُدا فرماتا ہے  
 ”میں کچھ بھی ایسا نہیں کر سکتا جس میں اپنی قوم کو یاد نہ رکھوں۔“  
 اگر وہ دنیا کو خلق کرے، تو اُسی ہاتھ سے کرے گا جس پر اُس کی قوم کندہ ہے۔  
 اگر وہ اپنا ہاتھ بڑھا کر سب کچھ سنبھالے، تو وہی سنبھالنے والا ہاتھ اُس کے مقدسوں کو بھی تھامے ہوئے ہے۔  
 اپنے بائیں ہاتھ سے وہ شریروں پر مار کرے گا، مگر اپنی قوم پر نہ کرے گا، کیونکہ اُس کی نگاہ اُس ہاتھ پر ہے جس پر اُن کے نام لکھے ہیں۔

جو کچھ خُدا کرتا ہے اُس میں اُس کی قوم کی یاد شامل ہے۔  
 جب اُس نے قوموں کو تقسیم کیا تو انہیں بنی اسرائیل کی تعداد کے مطابق تقسیم کیا۔  
 یہ دنیا اُن ہی کی خاطر قائم ہے — یہ تو بس ایک اسٹیج ہے جہاں اُس کی قوم پر اُس کا فضل ظاہر ہو۔  
 اور جب اُس کے برگزیدوں کی تعداد پوری ہو جائے گی، تو وہ اس سب کو لپیٹ کر رکھ دے گا۔

اے خُدا کے فرزند، خُداوند نے تجھے نہایت دلاسا بخش تسلی بخشی ہے جب اُس نے فرمایا کہ وہ کوئی کام تیرے بغیر یاد کیے نہیں کرتا، کیونکہ اُس ہاتھ پر جس سے وہ سب کام کرتا ہے، اُس نے تیرا نام کھود رکھا ہے۔

اور یاد رہے، اس مقام پر یہ نہیں لکھا کہ ”میں نے تجھے اپنی ایک ہتھیلی پر کندہ کیا ہے“، بلکہ فرمایا، ”اپنی ہتھیلیوں پر“ — گویا خُداوند کے سامنے دوہری یادگار ہمیشہ کے لیے رکھی گئی ہے۔  
 اپنے دینے ہاتھ سے وہ برکت دیتا ہے، اور اُس کے لوگ اُس میں شریک ہوتے ہیں۔  
 اپنے بائیں ہاتھ سے وہ انتقام کا پیالہ اُنڈالتا ہے، مگر وہاں بھی وہ اپنی قوم کو دیکھتا ہے اور اُن پر غضب نہیں بھیجتا۔

دلہن کہتی ہے:  
 اُس کا بایاں ہاتھ، اُس کے قہر آلودہ اختیار کا ہاتھ، میرے سر کے نیچے ہے، اور اُس کا دہنا ہاتھ، اُس کی فیاض محبت کا ہاتھ، ”مجھے گلے لگائے ہوئے ہے۔“

خواہ وہ بائیں ہاتھ والا خُدا ہو یا دہنے ہاتھ والا خُدا، وہ بالکل ہم سے محبت رکھتا ہے، اور ہمیں دہنی اور بائیں دونوں جانب یاد رکھتا ہے۔

اپنی دونوں ہتھیلیوں سے، اپنی ساری قدرت سے، وہ اپنے آپ کو عہد کرتا ہے کہ اپنے کسی مقدس کو کبھی نہ بھولے گا۔

اے! یہ کیسا زرخیز متن ہے  
اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم اسے اس طرح پیش کریں گے کہ اس کی میٹھی باتوں کا رس نکلے، اُسے کولہو میں ڈالیں، اور بار بار تند قدموں سے روندیں، تاکہ اس سے ہمیشہ تازہ مٹھاس ٹپکے اور وہ مزید شیریں گھونٹ عطا کرے، جو تمہاری پیاس بجھائیں  
—اگر تم جانتے ہو کہ اسے کیسے برتنا ہے۔  
اے ہمارے مصلوب خُداوند کی پیاری، قائم رہنے والی، بیش قیمت یادگار! تُو ہمارے خوفوں کو دور کر دیتی ہے۔  
وہ ہمیں کبھی بھول نہیں سکتا۔

—اور اب مختصراً، موضوع کی کمی سے نہیں بلکہ وقت کی کمی کے باعث

## II

جب وہ ہمیں یوم بہ یوم اس طرح یاد رکھتا ہے تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ :

اے خُدا کے فرزندو! خُدا تمہیں یاد رکھتا ہے تاکہ تمہیں شادمانی بخشے۔  
کلام کیسے بیان کرتا ہے؟  
"آسمان خوشی سے گائے، اور زمین شادمان ہو۔"  
وہ خُداوند جو تمہیں یاد رکھتا ہے، تمہیں خوشی کے دن دے گا، اور کبھی کبھار عید و شادمانی کے موسم بھی۔  
تم ہمیشہ تاریکی میں نہ رہو گے۔

کیا تمہیں یاد ہے کہ جان بنیان نے کیسے بیان کیا کہ جب "نامیدی کے دیو" کا سر قلم ہوا، تو جناب "جلد تھکنے والے"، "بہت ڈرنے والی" بی بی، اور "مایوس دل" سب نے جشن منایا؟  
بلکہ وہ رقص میں بھی شریک ہوئے، اور "جلد تھکنے والے" نے اپنی بیساکھیوں پر کود کر خوشی منائی۔  
خُدا کے مقدسین میں سے جو سب سے کمزور اور لنگڑے ہیں، اُن کے لیے بھی بعض اوقات خوشی و وجد کے موسم آتے ہیں—  
اور تمہارے لیے بھی آئیں گے۔

اے افسردگی کی بیٹیو! اے غم کے فرزندو  
خُداوند نے تمہیں اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کر رکھا ہے۔  
تم نے اپنی شامیں دیکھی ہیں، اب تمہاری صبحیں آئیں گی۔  
تم پر خشکی آئی، اب فراوانی کی بارش ہو گی۔  
اگر خُدا ہمیں یاد رکھتا ہے، تو ہمیں یقین ہو جانا چاہیے کہ وہ ہماری ہر ضرورت کو پورا کرے گا۔

اگر چرواہا اپنی بھیڑوں کو یاد رکھے، تو بھیڑیں بھوکی نہ مریں گی۔  
اگر باغبان اپنی پنبیری کو یاد رکھے، تو وہ اُس کی آبیاری کرے گا۔  
وہ خُدا، جو عظیم باغبان ہے، جب اپنے باغ کی پنبیری کو یاد کرتا ہے، تو فرماتا ہے  
"میں انہیں ہر لحظہ سیراب کروں گا۔"  
اگر ماں اپنے شیرخوار کو یاد رکھے، تو اُس کی ہر حاجت پوری کرتی ہے اور اُس کے دکھوں کو سہلاتی ہے۔

خُدا ہمیں وہ سب کچھ دے گا جس کی ہمیں حاجت ہے۔  
اے! محتاجی کے فرزندو! اے وہ لوگو جو اپنی ضرورت کو محسوس کرتے ہو، تسلی پاؤ  
کیونکہ تم بہوواہ کی ہتھیلیوں پر کندہ ہو۔

اگر وہ ہمیں یاد رکھتا ہے، تو ہم کسی بھلے شے کے محتاج نہ ہوں گے۔  
لیکن اس پر بھی غور کریں کہ اگر وہ ہمیں یاد رکھتا ہے، تو وہ ہمیں کبھی کبھی تادیب بھی دے گا۔  
وہ بچہ جو والدین کے دل سے بھلا دیا گیا ہو، کبھی چھڑی کا مزہ نہیں چکھتا۔

بسا اوقات میں نے دکھ میں یہ سوچ کر تسلی پائی ہے کہ شاید میں پوری طرح رد نہیں ہوا، کیونکہ میں آج بھی اُس کی تادیب کے نیچے ہوں۔

سنار عام پتھر کو بھٹی میں نہیں ڈالتا۔ وہ اُسی پر کوئلہ جلاتا ہے جسے وہ قیمتی سمجھتا ہے۔  
اے آسمان کے وارث، اگر خُداوند تجھے دکھ دے، تو یقین کر کہ اُس نے تجھے رد نہیں کیا۔  
وہ جو تیرا تزکیہ کر رہا ہے، اس بات کا ثبوت ہے کہ تُو اُس کے نزدیک بیش قیمت ہے۔  
وہ تجھ پر محنت اور توجہ دے رہا ہے۔  
شاید وہ بھٹی ہی کے ذریعے تجھے تیرے میل اور گناہ سے پاک کرے گا۔

اے میرے خُدا، مجھے یہی کافی ہو کہ میں صرف تیرے تازیانہ ہی سے پہچان لوں کہ میں تیرا ہوں، بنسبت اس کے کہ شک میں پڑا رہوں کہ آیا میں تیرا ہوں یا نہیں۔

اگر خُدا ہمیں یاد رکھتا ہے اور ہمیں تادیب ملتی ہے، تو ہم یہ بھی جان سکتے ہیں کہ تادیب کے ساتھ تسلی بھی آئے گی، اور وقت پر اُس آزمائش سے رہائی بھی۔  
اگر تُو خُدا کی ہتھیلیوں پر کندہ ہے، خواہ تجھے طویل مدت تک اُس دکھ بھری چارپائی پر پڑا رہنا پڑے، وہ تجھے نہ بھولے گا۔

اے میرے عزیز جوانو، تمہارے زرد چہرے جب مجھے افسردہ کرتے ہیں، تو میری تمنا ہوتی ہے کہ تم تسلی پاؤ۔  
اُو، ہم خُدا کی طرف نظر اٹھائیں تاکہ تسلی پائیں۔  
اگرچہ تم پر موت کی چھاپ ہو، پھر بھی وہ تمہیں نہیں بھولتا۔  
وہ تمہارے دنوں کی کمزوری کو راحت بخشے گا، اور جب تم قبر کے قریب جاؤ گے، تو آسمان کے بھی قریب ہو جاؤ گے۔  
کئی ایک غریب بیبیاں، جو تنہا جھونپڑیوں میں دم توڑ رہی ہیں یا یتیم خانوں میں جان دے رہی ہیں، انہوں نے ایسی خوشی پائی ہے جو دنیا کے شہزادوں نے اپنے تمام فخر و دولت میں نہ پائی۔  
مسیح کبھی اُن کو نہیں چھوڑتا جو اُس کے ہیں، بلکہ اُن پر خود کو دوسروں سے بھی زیادہ شیرینی سے ظاہر کرتا ہے۔

میں ہر اُس خُدا کے فرزند سے کہنا چاہتا ہوں، کہ چونکہ خُدا تجھے یاد رکھتا ہے،  
تو یہاں سے لے کر آسمان تک جتنا کچھ تُو کھوئے گا، وہ سب وہ تجھے بھرپور لوٹا دے گا۔  
جو کچھ تُو راستگویی میں مانگے گا، وہ تجھے دے گا، اور اُس سے کہیں زیادہ دے گا جو تُو نے سوچا بھی نہ تھا۔

تُو کڑوا بھی پائے گا اور میٹھا بھی۔  
تُو ہر وہ چیز پائے گا جو تیرے حق میں بہتر ہو، اور بعد ازاں، تُو معموری پائے گا، تُو جلال پائے گا،  
کیونکہ جب تُو خُدا کی ہتھیلیوں پر کندہ ہے،  
تو وہ تجھے نہ بھولے گا کہ تجھے اُس مقام پر لے جائے جہاں وہ خود ہے  
اور تجھے اپنے برگزیدوں میں ایک مکان مقرر کرے۔

کاش میں اس مضمون پر اور زیادہ وسعت سے بول سکتا،  
مگر ہمیں جلدی کرنا پڑی۔  
بس اسے اپنے دل میں رکھ لو۔ اسے بار بار چباؤ، کیونکہ یہ قابل قدر ہے۔

یہ ایسے مضامین ہیں جن پر ہر سوچنے والا دل غور کر سکتا ہے۔  
اگر خُدا مجھے یاد رکھتا ہے، تو مجھے اور کسی شے کی حاجت نہیں۔  
تم اُس مصرعے کو جانتے ہو جو ہم کبھی کبھی گاتے ہیں  
”یہ میرے باپ کو معلوم ہے؛ یہ میرے باپ کو معلوم ہے۔“  
ہاں، وہ تمہاری تمام حاجات کو دیکھتا ہے۔  
تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تمہیں ان سب چیزوں کی حاجت ہے۔

تمہارے دلوں کو تسلی دینے کے لیے اور کچھ درکار نہیں۔  
اگر وہ جانتا ہے کہ یہ تمہارے لیے بھلا ہے، تو وہ تمہیں ضرور دے گا۔

—اور اب اختتام کی طرف

وہ کون ہے جو اس یادگاری کا موضوع ہے؟ :

"میں نے تجھے اپنی ہتھیلیوں پر کندہ کیا ہے۔"

تجھے "اس لفظ کو سب کے درمیان بانٹ دو۔"  
ہر شخص خدا کے حضور یوں اپنا دل جانچے گویا وہ مسیح کو تختِ عدالت پر جلوہ فرما دیکھتا ہو، اور اپنے دل میں پوچھے  
"کیا میرا نام یسوع کی ہتھیلیوں پر کندہ ہے—کیا واقعی میرا؟"

یہ کوئی بات نہیں کہ اُس کی کلیسیا وہاں درج ہے—اُس کی صیون۔  
وہ خاص اُن ہی کی بابت سوچ رہا ہے جو اُس کے خون سے مول لیے گئے، جو نئے سرے سے پیدا کیے گئے—وہ سب وہاں  
ہیں—سب کے سب۔

وہ اپنی آنکھوں میں اُن کے حالات کو رکھتا ہے، جیسا کہ اپنی ہتھیلیوں پر اُن کے ناموں کو۔  
دیکھو، اس آیت کا تعلق اُن سے ہے جو مصیبت زدہ ہیں۔

وہ فرماتا ہے:

"خداوند اپنے دکھی لوگوں پر رحم کرے گا۔"

اور اُس نے کہا کہ اُن کے نام اُس کے ہاتھ پر لکھے ہیں۔

پس یہ مت کہو کہ تم خداوند کے نہیں کیونکہ تم مصیبت میں ہو۔

اگر تم تنگدستی میں ہو، یا جسمانی بیماری میں مبتلا ہو، تو یہ نتیجہ نہ نکالو کہ تم مسیح میں نہیں ہو۔  
بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر دعا کرو کہ یہ آزمائشیں تمہارے لیے مقدس کر دی جائیں۔

اے پیارو! یہ بھی مت کہو کہ تم مسیح کے نہیں کیونکہ تم اپنے آپ کو گنہگار پاتے ہو۔

:غور کرو کہ یہ آیت کہتی ہے

"وہ اپنے دکھی لوگوں پر رحم کرے گا۔"

اب رحم تو گنہگاروں ہی کے لیے ہے۔

میں گنہگار سہی، پر پھر بھی مسیح کے ہاتھوں پر کندہ ہو سکتا ہوں۔

درحقیقت، اُن سب کے نام جو وہاں لکھے ہیں، فطرتاً مجرم تھے، لیکن اُن پر رحم ہوا۔

میری گزشتہ خطاؤں کی کثرت یہ ثابت نہیں کرتی کہ میرا مسیح میں کچھ حصہ نہیں۔

اگر میرا ایمان اُس پر ہے، اگر میں اکر اپنی بھروسہ مندی اُس پر رکھتا ہوں، تو میرا نام اُس کی ہتھیلیوں پر لکھا ہوا ہے۔

لیکن کیا یہ حقیقت ہے، اے عزیز قاری؟ کیا یہ حقیقت ہے؟

کیا تو نے مسیح پر بھروسہ کیا ہے یا نہیں؟

جواب دے، میں پھر کہتا ہوں، گویا مسیح تختِ عدالت پر جلوہ فرما ہو۔

اب جواب دے—کیا تو اپنی جان کو فقط یسوع مسیح پر سہارا دیتا ہے؟

اگر ایسا ہے، تو جو کچھ اس بات میں مضمر ہے کہ تو مسیح کے ہاتھوں پر کندہ ہے، وہ سب تیرا ہے۔

لے لے—اس سے لطف اٹھا—شادمان ہو۔

!یہی کلام تجھے کیسی عظیم تسلی بخشتا ہے

:لیکن اگر تو نے ایمان نہ لایا، تو ان شیریں چیزوں کو نہ چکھ، بلکہ یوں کہہ

"اے خداوند! آج کی شب مجھے ایمان بخش۔"

ایمان لانا فقط یہ ہے کہ تو مسیح پر بھروسہ کرے—اپنے آپ کو اُس پر ٹیک دے۔

:واٹس نے اُسے "گر جانا" کہا

"اے مہربان ہاتھو! میں ایک مجرم، کمزور اور بے کس کیڑا تیرے ہاتھوں میں گرتا ہوں۔"

دیکھ، میں اس کٹہرے پر جھکا ہوا ہوں۔

اگر یہ جس پر میں بھروسہ کیے بیٹھا ہوں مجھے تھامے نہ رکھے، تو میں گر جاؤں گا۔

میرا اور کوئی سہارا نہیں۔

یونہی مسیح پر بھروسہ رکھ

تو نے بے ہوش ہوتے ہوئے کسی کو دیکھا ہوگا کہ آخر میں خود کو دوسرے کے کندھوں پر ڈال دیتا ہے—یونہی مسیح پر گر  
پڑ۔

اپنی سب قوت چھوڑ دے—سب توقعات چھوڑ دے۔  
جو مصنوعی طاقتیں اور جو اپنی نیکی کی امیدیں تیرے دل میں ہیں، اُن سب کو چھوڑ دے، اور اب مسیح کی بانہوں میں جا گِر۔

میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی آدمی پانی میں گر جائے اور بس پیٹھ کے بل چپ چاپ لیٹا رہے، تو تیرتا رہے گا۔  
مگر طبعی میلان یہ ہے کہ آدمی تڑپے۔  
اے گنہگار! اپنی راستبازی کی کوششوں میں تڑپنا چھوڑ دے—پس ماندہ ہو جا اور خُدا کی لا محدود محبت میں آرام کر۔  
بس یہی کرنا ہے—اپنی کوشش چھوڑ دینی ہے اور مسیح کو سب کچھ کرنے دینا ہے۔  
اور جب مسیح وہ سب کچھ کر چکے گا، تب تُو پھر عمل کرے گا، مگر بالکل نئے اصول پر—کسی اجر کی خاطر نہیں، بلکہ اُس کے لیے شکرگزاری میں جس نے تجھے بچایا۔

میری دعا ہے کہ آج رات اس گھر میں کچھ لوگ نجات پائیں۔  
پہلے کہ وہ ان زینوں سے نیچے اتریں، تم میں سے کچھ یسوع کی طرف دیکھو۔  
بس ایک نگاہ میں زندگی ہے۔  
میں اکثر ان سادہ باتوں کو دہراتا ہوں، پر یہ اکثر بھلا دی جاتی ہیں۔  
جو لوگ بیابان میں سانپ سے ڈسے گئے تھے، اُنہیں کچھ کہنا نہ تھا، کچھ محسوس کرنا نہ تھا، کچھ سوچنا نہ تھا—بس یہ کرنا تھا کہ اُس کانسی کے سانپ کی طرف دیکھیں جو ستون پر بلند کیا گیا تھا۔  
اور تمہیں بھی کچھ کرنے، کچھ محسوس کرنے، یا کچھ بننے کی ضرورت نہیں—بس سیدھا مسیح کی طرف دیکھو۔

تجھ میں کوئی نیکی نہیں—اسی سے ابتدا جان لے۔  
تُو کہتا ہے:  
"پر میں بُرا ہوں۔"  
میں جانتا ہوں کہ تُو ہے—تُو دس ہزار گناہ بدتر ہے جتنا تُو سمجھتا ہے۔  
تُو جتنا اپنے آپ کو بُرا سمجھتا ہے—اُس سے چاس ہزار گناہ زیادہ بُرا ہے۔  
مگر تیری نیکی مسیح میں ہے، تیری امید مسیح میں ہے۔

ابھی اُسی پیاری صلیب پر زخمی یسوع کی طرف نگاہ کر۔  
سیدھی اُسی کی طرف دیکھ۔  
اور اگر تُو مسیح پر بھروسہ کر کے ہلاک ہو جائے، تو تُو پہلا گنہگار ہو گا جو اُس پر بھروسہ کر کے بھی ہلاک ہوا۔  
یہ دوزخ میں ایک انوکھی خبر ہو گی، اور زمین پر بھی چرچا ہو گا، اور آسمان میں بھی کہا جائے گا کہ ایک گنہگار تھا جس نے مسیح پر بھروسہ کیا اور پھر بھی ہلاک ہوا۔  
پھر انجیل کا خاتمہ سمجھو، بائبل کو لپیٹ دو، مسیح سے بھی ہاتھ اُٹھا لو—اگر یہ بات سچ ہو سکتی۔

مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔  
"جو میرے پاس آتا ہے، میں اُسے ہرگز نکال نہ دوں گا۔"  
!دیکھ، اے مرد  
!دیکھ، اے عورت  
!دیکھ، اے بچہ  
تم جو کوئی بھی ہو، مصلوب کی طرف اک نظر میں زندگی ہے—اسی لمحے تمہارے لیے زندگی ہے۔  
!دیکھ، اے گنہگار  
مسیح کی طرف دیکھ اور نجات پاؤ۔  
اُس یسوع کی طرف دیکھ جو صلیب پر مرا۔  
خُدا تم سب کو مسیح کی خاطر برکت دے۔ آمین۔

تفسیر: سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
اشعیا 17:42-18:43؛ 25-18:43؛ 19-1:10

اشعیا 17:42



یقیناً اس کتاب کو ”اشعیا کے مطابق انجیل“ کہلانے کا حق ہے، کیونکہ یہ خوشخبری کی سچائی سے معمور ہے۔

1

دیکھو! میرا بندہ جسے میں سنبھالے رہوں گا؛ میرا برگزیدہ جس سے میری جان خوش ہے؛ میں نے اپنی روح اس پر رکھی .  
ہے؛ وہ قوموں پر عدالت ظاہر کرے گا۔  
نبی یہ کس کی بابت فرماتا ہے؟ کیا وہ مسیح یعنی ناصرت کے یسوع کی بابت نہیں؟ اُسے خُدا کی قادر قوت نے سنبھالا۔ وہ  
خُداوند کا برگزیدہ تھا۔ خُدا کی روح اُس پر ٹھہری۔ اور آج یہ کلام تمہارے کانوں میں پورا ہوتا ہے، کیونکہ اُس نے غیر قوموں پر  
راستبازی ظاہر کی ہے۔

2

وہ نہ چلائے گا، نہ آواز بلند کرے گا، نہ بازار میں اپنی آواز سنائے گا۔  
وہ شور و غوغا کرنے والا نہ ہو گا، نہ ہی تعریف حاصل کرنے کا طالب۔ اب دیکھو کہ نجات دہندہ کس قدر نرم، حلیم، فروتن  
اور انکسار والا تھا۔ جب اُس نے اپنی آواز بلند کی تو خُدا اور آدم زاد کی خاطر کی—اپنے لیے کبھی نہیں۔ وہ دل کا حلیم اور  
خاکسار تھا۔

3

کچلے ہوئے سرکنڈے کو وہ نہ توڑے گا، اور دھواں دیتے سوت کو وہ بجھائے گا نہیں؛ وہ سچائی کے ساتھ عدالت کو نکالے گا۔  
کیسی پوری صفائی سے یہ الفاظ ہمارے خُداوند یسوع کو بیان کرتے ہیں! وہ اس قدر نرمی کرنے والا ہے کہ کچلے ہوئے  
سرکنڈے کو توڑتا نہیں، اور دھواں دیتے سوت کو بجھاتا نہیں۔ ہم پڑھتے ہیں کہ اُس نے فریسیوں اور فقیہوں کو جواب تک نہ دیا۔  
وہ اُس کے نزدیک بے بس تھے—کچلے ہوئے سرکنڈے کی مانند، دھواں دیتے سوت کی مانند، اس لائق کہ انہیں چھوڑ دیا  
جائے، تاوقتیکہ وہ عدالت کو فتح تک لے آئے۔ اب کمزور، ناتواں، غریب الروح اُسے کبھی سخت گیر نہ پائیں گے۔  
”کچلے ہوئے سرکنڈے کو وہ نہ توڑے گا؛ دھواں دیتے سوت کو وہ نہ بجھائے گا۔“

4

وہ نہ تھکے گا، نہ ماندہ دل ہو گا، جب تک وہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرے، اور دُور دُور کے جزیرے اُس کی شریعت کی .  
اُس لگائے رہیں گے۔  
آہ! کیا برکت کا کلام ہے کہ ہمیں ایسا نجات دہندہ نصیب ہے جس پر کامل بھروسہ ہو، جو نہ تھکے گا اور نہ کبھی دل شکستہ ہو  
گا۔ وہ اپنے لوگوں کی نجات کو انجام تک پہنچائے گا اور کبھی اُسے ناممکن سمجھ کر چھوڑ نہ دے گا۔ اے گنہگار! اگر وہ تجھ  
میں کام شروع کرے گا تو نہ تھکے گا، نہ مایوس ہو گا—اور نہ ہی وہ تمام زمین کے ساتھ ایسا کرے گا۔ جب تک ساری بشریت  
خُداوند کے جلال کو نہ دیکھ لے، وہ اپنا ہاتھ واپس نہ لے گا۔ وہ جس نے انسان کی خلاصی کا بوجھ اُٹھایا ہے، وہ نہ کمزور  
حوصلہ ہے اور نہ کسی طرح سے عاجز۔

6-5

یوں فرماتا ہے خُداوند خُدا، جس نے آسمان کو پیدا کیا اور اُسے تان دیا، جس نے زمین کو اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے .  
اُسے پھیلایا، جو اُس پر بسنے والوں کو دم بخشتا ہے اور اُس پر چلنے والوں کو روح بخشتا ہے: میں خُداوند نے تجھے صداقت  
میں بلایا ہے، اور میں تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا اور تجھے لوگوں کے لیے عہد اور قوموں کے لیے نور  
ٹھہراؤں گا۔

دیکھو خُدا نے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو کیا بنایا! اگر تُو عہد فیض میں حصہ چاہتا ہے تو فقط مسیح کو پکڑ لے، کیونکہ مسیح  
ہی عہد لوگوں کو دیا گیا ہے۔ وہی عہد کا مظہر ہے—اسی کا خلاصہ، اسی کی مہر اور اسی کی ضمانت ہے۔ درحقیقت وہی عہد  
ہے۔ اور اگر تُو نور چاہتا ہے تو فقط مسیح کو حاصل کر۔ وہی جہان کا نور ہے اور یہاں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا نے اُسے غیر  
قوموں کے لیے نور ٹھہرایا ہے۔

تاکہ اندھوں کی آنکھیں کھولے، قیدیوں کو قید سے نکالے، اور جو تاریکی میں بیٹھے ہیں اُن کو قید خانہ سے رہائی دے۔ اے افسردہ دل والو! اے مایوس روح والو! اے وہ لوگو جو گناہ کی زنجیروں کو توڑ نہ سکتے اور بری عادتوں کی قید سے نکل نہیں پاتے! دیکھو، ایک رہائی دہندہ آ چکا ہے جس کا کام ہی یہ ہے کہ قید خانوں کے بند دروازے کھولے اور شیطان کے قیدیوں کو آزاد کرے۔

## 9-8

میں خُداوند ہوں، یہ میرا نام ہے؛ اور اپنا جلال میں کسی اور کو نہ دوں گا، نہ اپنی ستائش تراشیدہ مُورتوں کو۔ دیکھو، پہلے کی باتیں ہو چکیں، اور اب میں نئی باتیں ظاہر کرتا ہوں؛ پیشتر اس کے کہ وہ رومنا ہوں میں تمہیں اُن کی خبر دیتا ہوں۔ خُداوند کی الوہیت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ پیش بینی کرتا ہے اور پیش گوئی فرماتا ہے، یہاں تک کہ واقعات کے پیش آنے سے مدتوں پہلے اُنہیں ظاہر کر دیتا ہے۔ اشعیا نے خُدا کی روح سے سینکڑوں برس پہلے مسیح کی بابت اسرائیلیوں کو بتا دیا—اور وہ الفاظ اس قدر صاف ہیں کہ گویا بعد میں لکھے گئے ہوں۔ مگر کیا خُدا نہیں جانتا، اور کیا وہ خُدا نہیں جو صدیوں کے پردوں کے پار دیکھتا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اُس پر یوں نظر رکھتا ہے گویا وہ ہو چکا ہو؟ بے شک وہی خُدا ہے۔

## 11-10

خُداوند کے لیے نیا گیت گاؤ، زمین کی انتہاؤں سے اُس کی ستائش کرو، تم جو سمندر میں اُترتے ہو اور جو کچھ اُس میں ہے، جزیرے اور اُن کے باشندے! بیابان اور اُس کی بستیاں آواز بلند کریں، قیدار کے گاؤں خوشی منائیں؛ چٹانوں پر رہنے والے گانیں، اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے للکاریں۔ کیونکہ مسیح کی آمد ہی گیت کی آمد ہے۔ جب وہ صلیب پر لٹکا تھا تو زمین کی رات کو روشن کرنے کے لیے نئے ستارے اُگے۔ بلکہ میں کیوں نہ کہوں کہ اُس وقت سورج ہی طلوع ہوا جو ابد تک کے لیے تاریکی کو بھگا لے گیا۔ اے خُدا کے بڑے! تخلیق نے فرشتوں کو گانے پر ابھارا، پر فدیہ نے ہم گرے ہوئے انسانوں کو نغمہ سرا کر دیا، کیونکہ اُس نے ہمیں اپنے بیش قیمت خون سے فرشتوں کی سنگت میں بٹھا دیا۔

## 12

وہ خُداوند کو جلال دیں اور جزائر میں اُس کی ستائش ظاہر کریں۔ اب اُس کے دشمنوں کی باری۔ جب خُدا آدمیوں کے ساتھ ایسی رحمت سے پیش آ رہا ہے، تب اُس نے شر کی قوتوں کا خاتمہ کرنے کا عزم کیا ہے۔

## 13

خُداوند بہادر کی مانند نکلے گا، جنگی مرد کی مانند غیرت کو بیدار کرے گا؛ وہ للکارے گا، ہاں دہاڑے گا؛ وہ اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ یہ مت سمجھو کہ بت پرستی کے معبود ہمیشہ اپنے تختوں پر بیٹھے رہیں گے—یا ضد مسیح کی قوتیں ہمیشہ زمین کو تاریک رکھیں گی۔ برگز نہیں۔ خُدا عنقریب حرکت میں آئے گا۔

## 14

میں بہت دنوں تک خاموش رہا؛ میں چپ رہا اور اپنے آپ کو روکے رہا؛ پر اب میں زچہ کی مانند چلاؤں گا؛ میں ایک دم ہلاک کروں گا اور نگل جاؤں گا۔ آہ! وہ کیسا وقت ہو گا جب خُدا اپنی قدرت کے جلال میں جلوہ فرما ہو گا اور تمام بدی کی فوجوں کو نیچا دکھائے گا۔

## 15

میں پہاڑوں اور ٹیلوں کو ویران کر دوں گا اور اُن کی سب سبزی سکھا دوں گا؛ اور میں دریاؤں کو جزیرے بنا دوں گا اور تالابوں کو خشک کر دوں گا۔ کیسا مہیب خُدا ہے! جب وہ عدل اور انتقام کے کام کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے، اُس کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟ پر دیکھو اُس کی رحمت کس طرح اُس کے انصاف کے ساتھ چلتی ہے۔

اور میں اندھوں کو اُس راہ میں لے چلوں گا جس سے وہ واقف نہ تھے؛ میں اُنہیں اُن راستوں میں لے جاؤں گا جن سے وہ نہ گزرے؛ میں تاریکی کو اُن کے لیے روشنی بنا دوں گا اور ٹیڑھے راستوں کو سیدھا کر دوں گا۔ یہ کام میں اُن کے لیے کروں گا اور اُنہیں نہ چھوڑوں گا۔

آہ! خُدا کی کیسی عنایت کہ جب اُس کا دایاں بازو جنگ کے لیے ابھرتا ہے، اور بادلوں پر بجلیاں لپکتی ہیں، تو وہ پھر بھی اپنے رتھ قہر سے جھک کر بے کس اندھوں کو ڈھونڈتا ہے اور اُنہیں سلامتی اور رحمت کی راہ میں لے آتا ہے۔

—لیکن اُس کے دشمنوں کی بابت

وہ پیچھے ہٹیں گے اور سخت شرمندہ ہوں گے جو تراشیدہ مُورتوں پر بھروسا رکھتے اور ڈھالی ہوئی مُورتوں سے کہتے ہیں: .  
تم ہمارے معبود ہو۔

اشعیا 25-18:43

تم پہلے کی باتوں کو یاد نہ کرو اور نہ قدیم باتوں پر غور کرو۔ دیکھو! میں ایک نیا کام کرنے والا ہوں۔ اب وہ پھوٹ ۱۸-۱۹ نکلے گا؛ کیا تم اُس کو نہ جانو گے؟ میں بیابان میں ایک راہ بناؤں گا اور ویرانے میں ندیاں جاری کروں گا۔ یہ گمان نہ کرو کہ جو کچھ خداوند نے قدیم ایام میں کیا، وہ دوبارہ نہ ہوگا۔ بلکہ وہ اُن سب کاموں سے بڑھ کر عظیم کام کرے گا۔ اُس کی جتنی رحمت اور محبت تم نے دیکھی، وہ دراصل اُس جلال کی پیشین گوئیاں ہیں جو وہ ابھی اور زیادہ آشکار کرے گا۔ اُنندہ دنوں میں وہ اپنی رحمت کی شان کو ان سب گزشتہ باتوں سے کہیں زیادہ روشن کرے گا۔

میدان کے جانور، شترمرغ اور اُلو مجھے جلال دیں گے، کیونکہ میں بیابان میں پانی بخشوں گا اور ویرانے میں ندیاں بہا دوں .  
گا، تاکہ اپنی قوم کو، اپنے برگزیدوں کو سیراب کروں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو میں نے اپنے واسطے بنایا تاکہ وہ میری ستائش کو ظاہر کریں۔

خواہ تیری جان کیسی ہی بنجر ہو، اور تیرے گرد سب کچھ مردنی کی مہر لگائے معلوم ہو، خداوند قادر ہے کہ تجھے شادمان اور مبارک کر دے اور تجھے نعمتوں سے گھیر لے۔ اور وہ یہ اس لیے کرے گا تاکہ اُس کی ستائش اُن میں ظاہر ہو جن کو اُس نے اپنی بزرگی کے لیے بنایا ہے۔

پر اے یعقوب! تُو نے مجھے نہ پکارا۔  
دعا ترک کر دی گئی۔ حمد و ثنا موقوف ہو گئی۔ خُدا کی عبادت میں ناقدری اور بے پروائی پائی گئی۔  
”اے یعقوب! تُو نے مجھے نہ پکارا۔“

بلکہ اے اسرائیل! تُو مجھ سے اُکتا گیا۔  
تجھے عبادت طویل معلوم ہوئی۔ تجھے لگا کہ دعا کا وقت بہت جلد آ جاتا ہے۔ تُو نے میری راہ میں دینے سے انکار کیا اور کہا”  
”کہ یہ تو بوجھ ہے۔ اے اسرائیل! تُو مجھ سے اُکتا گیا۔“

تُو نے اپنی سوختنی قربانیوں کے چھوٹے جانور مجھے نہ دیے اور اپنے ذبیحوں سے میری تعظیم نہ کی۔ میں نے تجھے نذر .  
کے بوجھ سے زحمت نہ دی اور نہ لوہان سے تھکا ڈالا۔  
”میں نے تجھ پر کوئی محصول نہ رکھا۔ تیری دولت کو بھاری خراج سے نہیں کھینچا۔“

تُو نے مجھے روپیہ دے کر خوشبو دار عود نہ خریدا اور اپنے قربانیوں کی چربی سے مجھے آسودہ نہ کیا۔ میں نے تجھ کو آزاد چھوڑا کہ تُو اپنی خوشی سے دے یا نہ دے تاکہ تیری محبت کا اخلاص ظاہر ہو۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ ”  
—نکلا۔ برخلاف اس کے

بلکہ تُو نے اپنے گناہوں سے مجھے بوجھ تلے دبایا اور اپنی بدکاریوں سے مجھے اُکتایا۔  
کیسا مہیب الزام ہے جو خُدا اپنی قوم پر لگاتا ہے! اب اگلی آیت پر نظر کرو اور تعجب سے پڑھو

میں، ہاں میں ہی ہوں جو اپنی خاطر تیرے گناہ مٹا دیتا ہوں اور تیرے خطاؤں کو یاد نہ کروں گا۔  
اُس نے عیب جتا دیا۔ اُس نے دکھا دیا کہ وہ اس سے غافل نہیں۔ پھر وہ معافی کی منادی فرماتا ہے۔ خطا دھو دی گئی۔ اُس کے نام  
!کو برکت ہو

اب آئیے ہم نئے عہدنامہ کی طرف رُخ کریں اور رومیوں کے خط کے دسویں باب کو پڑھیں، جہاں ہم دیکھیں گے کہ کس طرح  
یہ معافی جان تک پہنچتی ہے۔

#### رومیوں 19-1:10

#### 3-1

اے بھائیو! میرے دل کی آرزو اور خُدا سے اُن کے لیے دُعا یہ ہے کہ اسرائیل نجات پائے۔ کیونکہ میں اُن کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ خُدا کے لیے غیرت رکھتے ہیں، لیکن علم کے موافق نہیں۔ کیونکہ وہ خُدا کی راستبازی کو نہ جان کر اور اپنی ہی راستبازی قائم کرنے کی کوشش میں اُس کی راستبازی کے تابع نہ ہوئے۔  
یہ کیسی خطا ہے—کیسی قابلِ رحم اور دردناک خطا—کہ آدمی سرگرمی اور غیرت میں آگے ہوں، مگر پھر بھی اُن کی غیرت سے کچھ حاصل نہ ہو، کیونکہ اُنہوں نے اپنی کوشش غلط راہ میں صرف کی۔ آدمی اپنی راستبازی خود بنانا چاہتے ہیں۔ وہ خُدا کے حضور اپنے اعمال کے لباس میں آتے ہیں، حالانکہ خُدا نے ایک کامل راستبازی پہلے ہی تیار کر رکھی ہے جو مفت عنایت کی جاتی ہے۔ اور اگر ہم دوسری راستبازی بنانے کی کوشش کریں تو گویا خُدا سے مقابلہ کرتے ہیں، اُس کے بیٹے کی توہین کرتے ہیں اور اُس کے نام کی تحقیر۔  
خُدا کرے کہ یہاں جو کوئی غلط راہ میں بڑی غیرت رکھتا ہے، اُسے روشنی اور معرفت ملے اور وہ آج سے اپنے دل کو راہِ راست پر موڑے۔

#### 5-4

کیونکہ مسیح شریعت کا انجام ہے ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لیے۔ کیونکہ موسیٰ اُس راستبازی کی بابت جو شریعت سے ہے یوں بیان کرتا ہے کہ جو ان باتوں کو کرے وہ اُن کے سبب سے زندہ رہے گا۔  
یہی شریعت کی راستبازی ہے۔ اب ہم اُس عہد کے ماتحت نہیں۔ اُس طریق سے ہم کبھی راستباز نہ ٹھہریں گے۔

#### 9-6

لیکن جو راستبازی ایمان کی ہے وہ یوں کہتی ہے کہ تُو اپنے دل میں نہ کہہ کہ کون آسمان پر چڑھے گا؟ (یعنی مسیح کو اُتار لانے کے لیے) یا کون گہراؤ میں اُترے گا؟ (یعنی مسیح کو مُردوں میں سے اُٹھا لانے کے لیے) لیکن وہ کیا کہتی ہے؟ کلام تیرے نزدیک ہے، یعنی تیرے منہ میں اور تیرے دل میں، اور یہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں۔ کہ اگر تُو اپنے منہ سے یسوع کو خُداوند اقرار کرے اور اپنے دل میں ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا، تو نجات پائے گا۔

دیکھو کس قدر سادہ راہ ہے! نہ چڑھنے کی محنت، نہ گہرائی میں اترنے کی مشقت، نہ خیالات کی پیچیدگیاں، نہ فہم و دانش کا لمبا حساب۔ بس خدا کی گواہی پر ایمان لانا ہے جو اُس نے اپنے بیٹے کی بابت دی اور تُو نجات پائے گا۔

11-10

کیونکہ دل سے ایمان لا کر راستبازی حاصل ہوتی ہے اور منہ سے اقرار کر کے نجات۔ چنانچہ نوشتہ ہے کہ جو کوئی اُس پر . ایمان لانے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا۔

13-12

کیونکہ ایک ہی خداوند سب کا ہے اور جو اُس سے دعا کرتے ہیں اُن سب کے لیے فیاض ہے۔ کیونکہ جو کوئی خداوند کا نام . لے گا نجات پائے گا۔  
یہ یوایل نبی کی قدیم پیشین گوئی تھی۔ یہودی اُس کو جانتے تھے۔ یہ انجیل کی نئی تعلیم ہے۔ غیر قومیں بھی اُسے جانتی ہیں۔ اوہ! کون ہے جو اُس وسیع ”جو کوئی“ میں شامل ہونے کی آرزو نہ کرے کہ وہ نجات پائے؟

15-14

پھر وہ اُس پر کیونکر دعا کریں جس پر ایمان نہیں لائے؟ اور جس کی خبر نہیں سنی اُس پر کیونکر ایمان لائیں؟ اور بغیر منادی . کرنے والے کے کیونکر سنیں؟ اور جب تک بھیجے نہ جائیں کیونکر منادی کریں؟ چنانچہ لکھا ہے، خوشخبری دینے والوں کے !پاؤں کیا ہی خوشنما ہیں جو صلح کی بشارت سناتے اور بھلائی کی خوشخبری لاتے ہیں  
پس اگر غور سے دیکھا جائے تو انجیل کا معمولی منادی کرنے والا بھی انسانوں کے ساتھ نہایت سنجیدہ تعلق میں ہوتا ہے۔ اُس کا آقا اُسے بھیجتا ہے۔ وہ اُس کا پیغام سناتا ہے۔ لوگ اُس کو سنتے، ایمان لاتے اور اُس کے وسیلہ سے نجات پاتے ہیں۔ مبارک ہے وہ پیغامبر! اُس کا دل خوشی سے بھرے، خواہ اُس کی جان بوجھ سے دبی ہو، کیونکہ اُسے اپنے آقا کے نام سے ایسا عظیم کام کرنا ہے۔

16

لیکن اُنہوں نے سب نے انجیل کو قبول نہ کیا۔ کیونکہ یسعیاہ کہتا ہے، اے خداوند! ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا؟  
”اور جو کچھ یسعیاہ نے کہا، وہی بہت سے منادی کرنے والے آج تک کہنے پر مجبور ہیں۔“ ہائے! ہائے ہم پر اس سبب سے۔

19-17

پس ایمان سننے سے اور سننا خدا کے کلام سے ہوتا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں، کیا اُنہوں نے سنا نہیں؟ ضرور سنا۔ اُن کی آواز . تمام زمین میں نکل گئی اور اُن کی باتیں دُنیا کی انتہا تک پہنچ گئیں۔ پھر میں کہتا ہوں، کیا اسرائیل نے معلوم نہ کیا؟  
کیا یہودی قوم کو سننے اور تعلیم پانے کا وقت نہ ملا؟ بے شک اُنہوں نے جانا۔ اور یہ بھی جانا کہ انجیل صرف اُن تک محدود نہ رہے گی بلکہ اُن سے لے کر دوسری قوموں کو دی جائے گی۔